WWW.PAKSOCIETY.COM

رشتۂ جاں ہو

قرۃ العین خرم ہاشمی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

زندگی میں بہت سی چیزوں کی اہمیت کا احساس تب ہوتا ہے جب ہم ان سے محروم ہو جاتے ہیں، اسی طرح بہت سے رشتے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جب تک ہمارے پاس ہوتے ہیں ہمیں نظر نہیں آتے ہیں اور جب ہمیشہ کے لئے دور چلے جاتے ہیں تو نظر ان کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتی، پھر وہ نظریں آنکھوں کی پتلیوں پہ ثبت ہو جاتے ہیں، ان کے ہونے کا احساس، ہر لمحے میں بس کر رہ جاتا ہے، پتا نہیں کیوں بعض محبتیں اپنے ہونے کا اتنا درد کیوں دیتیں ہیں اور اپنے کھو جانے پہ ہمیشہ کی اذیت اور نارسائی بخش کر کھو جاتی ہیں، ہمیشہ کے لئے سو جاتیں ہیں۔

☆☆☆

آج ینگ آرٹس ینگ کمپنیشن کا تیسرا اور آخری دن تھا اور ایک پریس کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا تھا، جس میں فرسٹ پرائز جیتنے والے کے نام کا اعلان ہونا تھا، اپنا انعام وصول کرنے افرا اسٹیج پر آئی تو اس کے چہرے پہ بھرپور خوشی اور آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے۔

''زندگی میں کوئی بھی کامیابی کبھی بھی صرف ہماری نہیں ہوتی ہے، اس کامیابی کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی ایسا فرد ضرور ہوتا ہے جس کے بناء ہم کامیابی کا زینہ نہیں چڑھ سکتے ہیں، وہ فرد ہماری طاقت بھی ہوتا ہے، ہماری بنیاد بھی اور ہمارا اثاثہ بھی۔''

''اور میرے لئے وہ فرد، وہ بنیاد، وہ اثاثہ وہ کامیابی کا پہلا زینہ میری نانو ہیں جن کی مکمل سپورٹ اور اعتماد کی وجہ سے میں آج یہاں کھڑی ہوئی ہوں، اگر وہ نہ ہوتیں تو شاید میرا ہنر، میرا فن گھر کی چار دیواری کے اندر کہیں مقید ہو کر رہ جاتا۔''

دھیرے دھیرے خوبصورت لہجے میں بولتی افرا نے پہلی رو میں بیٹھی اپنی نانو جہاں آراء بیگم کی طرف دیکھ کر کہا تھا، سارا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا، جہاں آراء بیگم ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی لئے بہت فخر اور سکون سے افرا کو انعام لیتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

جہاں آراء بیگم کی شخصیت میں بہت رکھ رکھاؤ تھا، ہلکے گرے کلر کی خوبصورت سی ساڑھی میں ملبوس، کندھوں پہ شال لئے، گھنے بالوں کا جوڑا سلیقے سے بنائے، آنکھوں پہ نازک فریم کی عینک لگائے، وہ بہت متاثر کن شخصیت کی مالک لگ رہی تھیں۔

افرا کے خوش باش چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ گہری سوچ میں گم تھیں، افرا پر اعتماد انداز، ہونٹوں کی نرم مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک کسی اپنے کی یاد دلاتی تھی، دل کو چیرتی، دل کو مسلتی یاد، جہاں آراء بیگم افرا کی بات کی تصحیح کرنا چاہتی تھیں کہ۔

''کامیابی ہمیشہ کسی کی سپورٹ، یا مدد سے نہیں بھی ملتی ہے، کبھی کبھی بعض لوگ خود رو پودے کی طرح بھی پرورش پاتے ہیں اپنی بقاء کی جنگ لڑتے ہیں اور بہت خاموشی سے دوسروں کے لئے بھی ڈھارس اور تسلی کا موجب بنتے ہیں، ایسے لوگ اپنی کامیابی کی وجہ تو خود ہوتے ہیں مگر ان کی ناکامی بکھرنے اور ٹوٹنے کی وجہ بہت سے اپنے ضرور بنتے ہیں، ایسے ہی کسی کی تنہائی کی، اس کے ٹوٹنے کی، ادھورا رہ جانے کی وجہ وہ بھی بنی تھیں۔''

اور زندگی میں کامیابی کی خوشی سے زیادہ، ناکامی اور پچھتاوے کا دکھ بہت شدید ہوتا ہے اور بعض پچھتاوے تو ایسے ہوتے ہیں جو زندگی کی خوشیوں پہ گرہن کی طرح لگ جاتے ہیں، پھر کوئی خوشی خوشی نہیں صرف آنسو بن کر رہ جاتی

Paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔

☆☆☆

''کیا ہوا کرن کیوں رو رہی ہو؟'' جہاں آراء بیگم نے مصروف سے انداز میں کچن کے دروازے سے جھانکتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا تھا، بڑے سے لاؤنج میں کرن اور اس سے ایک سال بڑی رابعہ آمنے سامنے کھڑے ہوئے تھے، رابعہ کے ہاتھ میں موجود گڑیا کو دیکھ کر جہاں آراء کو ساری بات سمجھ میں آ گئی تھی، وہ رومال سے ہاتھ پونچھتی گہری سانس لیتی ان کی طرف بڑھیں تھیں۔

''رابعہ!'' ماں کے پکارنے پہ سات سالہ رابعہ نے ان کی طرف دیکھا تھا، وہ بہت ذہین اور حساس بچی تھی، ہر بات کو بہت جلد سمجھ جاتی تھی اور اسی چیز کا فائدہ اکثر دوسرے لوگ اٹھا لیتے تھے۔

''امی! یہ گڑیا ابو میرے لئے لائے تھے، کرن نے اپنی پسند سے دوسری گڑیا لی تھی مگر اب یہ ضد کر رہی ہے کہ اسے میری والی گڑیا چاہیے۔'' رابعہ نے معصومیت سے اپنی گڑیا کو سینے سے لگاتے ہوئے ماں کو بتایا تھا۔

''مجھے یہی والی گڑیا لینی ہے، اس کے بال اتنے لمبے ہیں۔'' کرن نے ضدی لہجے میں ماں کی قمیض کا دامن کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

''رابعہ! حد ہو گئی ہے ایک گڑیا کے لئے چھوٹی بہن کو رلا رہی ہو، بڑی بہنیں تو جان دیتی ہیں اپنی چھوٹی بہنوں پہ اور ایک تم ہو کہ مسلسل ضد کیے جا رہی ہو، یہ گڑیا کرن کو دے دو میں تمہیں اور منگوا دوں گی۔''

''مگر امی آپ ہی تو کہتی ہیں کہ کسی کی چیز نہیں لیتے ہیں، میں نے تو کبھی ثانیہ آپی سے ضد کر کے کچھ نہیں لیا ہے، جبکہ ثانیہ آپی بھی مجھ سے تین سال بڑی ہیں۔'' رابعہ نے منہ بسورتے ہوئے شکوہ کیا تھا۔

''رابعہ!'' جہاں آراء نے سختی سے گھورا تو اس نے خاموشی سے گڑیا کرن کی طرف بڑھا دی، کرن نے جھپٹ کر گڑیا پکڑی تھی اور خوشی خوشی اس کے بالوں میں کنگھی پھیرنے لگی تھی، جہاں آراء نے ایک مطمئن نظر کرن پہ ڈالی اور مڑ کر واپس کچن کی طرف چلی گئی تھی، رابعہ اپنے دل و دماغ میں ہزاروں مچلتے سوالوں اور شکوؤں کو لئے خاموشی سے لاؤنج کا دروازہ کھول کر پورچ کی سیڑھیوں پہ آ کر بیٹھ گئی، یہ اس کی پسندیدہ جگہ تھی، ابھی بھی گھٹنوں پہ دونوں کہنیاں جمائے، ہتھیلیوں پہ چہرے سجائے وہ گہری سوچ میں گم تھی۔

''ہمیشہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے، ہر بار مجھے ہی اپنی پسندیدہ چیز کیوں دینی پڑتی ہے، ثانیہ آپی اور کرن تو کبھی کچھ نہیں دیتی ہیں۔'' رابعہ کی گہری سیاہ آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیرنے لگی تھی۔

''میری کوئی بھی نہیں سنتا ہے۔'' رابعہ نے ناراضگی سے پھولے ہوئے چہرے کے ساتھ خود کلامی کی تھی۔

''کون نہیں سنتا میری بیٹی کی؟'' اسی وقت آفس سے واپس آئے عزیز احمد نے پاس آتے ہوئے رابعہ کو گود میں اٹھایا تھا اور اس کے گالوں پہ بے ساختہ پیار کرتے ہوئے پوچھا تھا، جانتے تھے کہ ان کی یہ بیٹی بہت معصوم اور حساس ہے جسے خود سے باتیں کرنے کی عادت ہے۔

''ابو! امی نے میری گڑیا کرن کو دے دی ہے۔'' رابعہ نے معصومیت سے بات کرتے چہرے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

''ابھی اندر چلو، آپ کی امی سے بھی پوچھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیتے ہیں اور کرن سے گڑیا بھی واپس لے دیتے ہیں۔'' عزیز احمد اسے اٹھائے اندر کی طرف بڑھے تھے۔

''نہیں ابو! آپ امی سے کچھ مت کہنا، نہیں تو وہ سمجھے گی کہ میں نے شکایت لگائی ہے اور شکایت لگانا اچھی بات نہیں ہوتی ناں، ویسے بھی کرن چھوٹی ہے مجھ سے اگر وہ ایسے خوش ہوتی ہے تو ہونے دیں، میرے پاس اور بھی گڑیا ہیں۔'' رابعہ نے جلدی جلدی سے اور سمجھدار لہجے میں کہا تو عزیز احمد اسے دیکھتے رہ گئے، سات سال کی بچی، اپنی غیر معمولی حساسیت کی بناء پہ کتنی جلدی اور تیزی سے سمجھداری کے زینے چڑھنے لگی تھی۔

عزیز احمد نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے اندر کی طرف چل پڑے، مگر دل میں ایک بار پھر عہد کیا تھا کہ جہاں آراء کو سمجھائیں گے کہ بچوں میں مساوی سلوک کرنا چاہیے، اگر کوئی سبق یا ہنر سکھانا بھی ہو تو ایک جیسا اور برابری کی سطح بھی سکھانا چاہیے مگر ہر بار کی طرح یہ سوچ بس سوچ تک ہی محدود رہ گئی، حساس دل رکھنے والوں کے ذہن اور دل اپنے اندر زیادہ سے زیادہ علم آگہی اور درد جذب کرنے کی قدرتی صلاحیت رکھتے ہیں، علم تک تو بات ٹھیک ہوتی ہے مگر آگہی اور درد کے موسم ایک بار آ جائیں تو گزرتے نہیں ہیں ٹھہر سے جاتے ہیں، بہت اندر کہیں ہمیشہ کے لئے۔

☆☆☆

عزیز احمد اور جہاں آراء کی تین بیٹیاں تھیں، سب سے بڑی اور لاڈلی ثانیہ شادی کے پانچ سالوں کے بعد بہت منتوں اور مرادوں سے ہوئی تھی، پہلی پہلی اولاد ویسے ہی ہر لحاظ سے بہت خاص اور عزیز ہوتی ہے، پہلی بار ماں باپ بننے کا تجربہ بہت انوکھا اور دلچسپ ہوتا ہے، یہ احساسات اور جذبات کیا ہوتے ہیں، ان کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے، اسی لئے پہلا بچہ ماں باپ کی غیر معمولی توجہ اور پیار لیتا ہے اور پہلا بچہ ہی اپنے ماں باپ کا استاد ہوتا ہے، وہ اپنے ماں باپ کو وہ سب سکھاتا اور بناتا ہے جو باقی بچوں کی تربیت اور پرورش میں بہت کام آتا ہے، ثانیہ نے تین سال والدین کے ساتھ ساتھ اپنے قریبی رشتہ داروں کے دلوں پہ بھی مکمل راج کیا، پھر اس راج کو بانٹنے کے لئے رابعہ آ گئی، اس بار جہاں آراء کو لاشعوری طور پر بیٹے کی امید تھی مگر رابعہ کو دیکھ کر وہ امید ناامیدی میں بدل گئی، مگر عزیز احمد بہت خوش تھے، جہاں آراء کے اطمینان کے لئے یہ کافی تھا۔

رابعہ کی آمد، ثانیہ کے لئے بھی ہرگز خوشگوار ثابت نہیں ہوئی تھی، وہ ضد اور حسد میں بلاوجہ ہی زور زور سے رونا شروع کر دیتی، بات بات پہ ضد کرتی، جہاں آراء جو ایک بار پھر تکمیل کے مرحلے سے گزر رہی تھیں اور اپنی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے بہت بے زار اور چڑچڑی رہتی تھیں، اکثر جھنجھلا کر رہ جاتی تھیں، رابعہ کو گود میں دیکھ کر ثانیہ ضد کرنے لگتی، وہ جانتی تھی کہ والدین کی توجہ کیسے لینی ہے، مجبوراً رابعہ کو کاٹ میں لٹا کر یا ملازمہ کے سپرد کر کے ثانیہ کو دیکھنا پڑتا۔

شومئی قسمت سال بعد ہی کرن ہوئی جو پری میچور بچی تھی، ڈاکٹرز نے اس کی نگہداشت اور دیکھ بھال پر خاص طور پر توجہ دینے کی ہدایت کی تھی دوسری صورت میں اس کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی تھی، عزیز احمد اور جہاں آراء یہ سنتے ہی پریشان ہو گئے، کمزور اور بیمار سی کرن کو ہتھیلی کا چھالہ بنا لیا، رابعہ بالکل ہی پس منظر میں چلی گئی، ثانیہ شروع سے عزیز احمد کی لاڈلی تھی اور کرن

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

میں جہاں آراء کی جان اٹکی رہتی تھی، دراصل ثانیہ اور کرن فطرتاً اپنا حق وصول کرنا جانتی تھیں وہ لینے کے وصف سے نوازی لگتیں تھیں اور رابعہ دینے کے، پھر ایسا ہی ہوا، بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے جوانی کا سنہرا دور آ گیا، تینوں بہنیں اپنی اپنی فطرت کے مطابق ایک ہی ماحول میں رہتے ہوئے پھر بھی ایک دوسرے سے یکسر جدا نکلیں، شکل وصورت، صلاحیتوں اور قسمت کے معاملے میں بھی تینوں اپنی جگہ الگ الگ اور مضبوط حیثیت رکھتیں تھیں۔

☆☆☆

''رابعہ تم آج لوکل ٹرانسپورٹ سے کالج چلی جاؤ، مجھے آج یونیورسٹی جلدی پہنچنا ہے تقریری مقابلہ (ڈبیٹ کمپیٹیشن) ہے۔'' ثانیہ نے ناشتے کی میز پہ چائے کا کپ رکھتے ہوئے اپنے مخصوص اور دبنگ حاکمانہ لہجے میں کہا تو پیپر کی ٹینشن میں مبتلا رابعہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا، جواب امی ابو کو خدا حافظ کہتی باہر نکل گئی تھی، ڈرائیور نے اسے دیکھتے ہی کار کا دروازہ کھول دیا تھا، کرن کا آج چھٹی کرنے کا موڈ تھا اس لئے وہ مزے سے بستر میں گھسی خواب دیکھ رہی تھی۔

رابعہ بی اے فائنل ائیر کی طالبہ تھی اور آج کل اس کے سالانہ امتحانات ہو رہے تھے۔

''مگر میں اکیلی کیسے جاؤں گی؟'' رابعہ نے ناشتے سے ہاتھ روکتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔

''یہ کون سا اتنا بڑا مسئلہ ہے، آج کل کی لڑکیاں تو عام لوکل ٹرانسپورٹ سے جاتی ہیں۔'' جہاں آراء نے اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے سرسری سے لہجے میں کہا تھا۔

''مگر امی میں کبھی اکیلی نہیں گئی ہوں۔'' رابعہ نے پریشانی سے ناشتہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔

''رابعہ میں ڈراپ کر دوں گا، جلدی سے ناشتہ ختم کرو۔'' اسی وقت عزیز احمد نے کہا تو رابعہ خوشی سے کھل اٹھی، مگر جہاں آراء کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی تھی۔

''آپ کا آفس دوسرے روٹ پہ ہے اور رابعہ بچی نہیں ہے کہ ساری عمر ہماری انگلی پکڑ کر ہی چلے گی، ثانیہ کو دیکھیں، اکثر مجبوری میں اکیلی یونیورسٹی بھی جاتی ہے اور واپس بھی آ جاتی ہے۔''

جہاں آراء کی ساری نرمی اور محبت کرن کے لئے مختص تھی، رابعہ کو وہ سمجھداری اور بہادری کے وہ سب لیکچرز گھول کر پلانا چاہتی تھیں جن کی اب سے بھی کرن یا ثانیہ واقف نہیں تھیں۔

ثانیہ فطرتاً بولڈ اور حاکمیت پسند تھی، کرن سے اس کی کبھی نہیں بنتی تھی کیونکہ کرن بھی تنک مزاج اور نخریلی تھی، سو اس کا سارا رعب دبدبہ مصلحت شناس رابعہ پہ ہی چلتا تھا، رابعہ کی پسند، دلچسپیاں اور مشاغل دونوں کی نسبت الگ تھے، ثانیہ اور کرن جہاں آراء کی طرح بہت خوبصورت تھیں جبکہ رابعہ خوشکل اور اٹریکٹو تھی، مگر ثانیہ اور کرن کے سامنے وہ نظر نہیں آتی تھی۔

اسی طرح ثانیہ کا شاندار تعلیمی ریکارڈ، تقریری مقابلوں میں پہلا انعام لینا، اسے مزید پراعتماد اور منفرد بناتا تھا، کرن پڑھائی میں واجبی سی تھی مگر اس کی خوبصورتی اس کا پلس پوائنٹ بنتی تھی جبکہ رابعہ پڑھائی میں اچھی تھی اور بچپن سے اسے کہانیاں لکھنے کا شوق تھا جو وقت کے ساتھ بڑھتا گیا، گھر میں نظر انداز ہونے والی رابعہ کالج میگزین کی ایڈیٹر تھی، اردو ڈرامیٹک سوسائٹی کے لئے ڈرامہ بھی لکھ چکی تھی جو بہت پسند کیا گیا تھا، مگر وہ اپنی کامیابی پہ شور نہیں ڈالتی تھی، یا اسے

www.Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

توجہ اور پیار زبردستی لینے کی عادت نہیں تھی اسی لئے وہ سامنے ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آئی تھی۔

عزیز احمد تو پھر بھی کبھی کبھار اسے فیور دے جاتے تھے مگر جہاں آراء نے ہمیشہ اس کے سامنے دوسروں کو ہی توجہ اور اہمیت دی تھی، اسی وجہ سے ابھی بھی ماں کی بات سن کر رابعہ کا دل دکھ سے بھر گیا تھا۔

کتنی بار ہی اس کے اندر شدت سے یہ خواہش ابھرنے لگتی تھی کہ کبھی ایسا بھی ہو کہ ماں صرف اسے ہی فیور دیں، اس کی بات کو مانیں، ثانیہ اور کرن کو کچھ دیر کے لئے نظر انداز کر دیں، جیسے ہمیشہ سے اسے کرتیں آئیں تھیں، اس کے دل میں تو یہ خواہش کبھی کبھی کے لئے ابھرتی تھی جبکہ وہ نظر انداز ہونا بہت پہلے سے سہہ رہی تھی، کبھی کبھی رابعہ کو لگتا تھا کہ اس کے والدین نے بچے بانٹ لئے ہیں، ثانیہ باپ کی لاڈلی اور چہیتی تھی جبکہ کرن ماں سے زیادہ قریب تھی، یہ نہیں تھا کہ اس سے دونوں پیار نہیں کرتے تھے مگر اسے ہمیشہ صبر، ایثار اور برداشت کے درس دیئے جاتے تھے، اسے توجہ اور پیار تب ملتا تھا جب اکثر اسے ضرورت نہیں رہتی تھی، اسی طرح وقت گزرتا گیا، سب کے دامن میں ان کی قسمت کا لکھا ڈالا کر کسی کو نواز کر، کسی کو ترسا کر۔

☆☆☆

ثانیہ کے ماسٹرز کرتے ہی عزیز احمد کے بہت قریبی دوست اسد اللہ کے بیٹے شجاع کا رشتہ ثانیہ کے لئے آ گیا، دراصل اکثر فیملی گیٹ ٹو گیدر میں ملنے والے ثانیہ اور شجاع میں پسندیدگی کا جذبہ بڑھتے بڑھتے محبت میں بدل گیا، دونوں فیملیز کو پہلے ہی کوئی اعتراض نہیں تھا اور یوں جھٹ منگنی اور پٹ بیاہ والا معاملہ ہوا۔

ثانیہ کی شادی اس گھر کی پہلی شادی تھی اس لئے خوب ارمان نکالے گئے، ہر کام بڑھ بڑھ کر کیا گیا، ثانیہ ہمیشہ سے اپنی مرضی کی مالک تھی، شادی کی تیاریوں میں بھی اس نے کسی چیز یا بات پہ کمپرومائز نہیں کیا تھا، شادی بخیر و عافیت انجام پائی، ثانیہ اور شجاع کی جوڑی چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی، سب کی زبان پہ دونوں کی جوڑی اور شاندار شادی کی تقریبات کا ذکر کافی عرصہ چلتا رہا۔

رابعہ نے ماس کمیونیکشن میں ایم ایس سی کرنے کے بعد ایک مشہور اخبار جوائن کر لیا تھا، ثانیہ کی شادی کے بعد سے حسین و جمیل کرن کے بہت رشتے آ رہے تھے، ثانیہ کی آؤ بھگت میں کوئی کمی نہ رہ جائے یہ سوچ جہاں آراء بیگم کو بری طرح مصروف رکھتی، رابعہ ہر ممکن جہاں تک ہوتا ماں کی مدد کروا دیتی مگر کرن نے کبھی ماں کی پریشانی کو سمجھنے یا بانٹنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی، ثانیہ کے یہاں ننھے معاذ کی آمد ہوئی تو گویا مصروفیت اور توجہ لینے کا ایک اور موقع مل گیا۔

ان دنوں کرن کے لئے جہاں آراء کی چھوٹی بہن نزہت اپنے لاڈلے اور اکلوتے بیٹے احتشام کا رشتہ لے آئیں، چونکہ یہ گھر کی بات ہی تھی اس لئے احتشام کے رشتے کو قبول کر لیا گیا اور شادی دو سال بعد ہونا قرار پائی تاکہ اس دوران رابعہ کی شادی ہو جائے۔

مگر اس سے پہلے ہی احتشام کو کمپنی کی طرف سے کچھ عرصے کے لئے دوبئی جانا تھا اور وہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا، اسی لئے نزہت نے شادی کی تاریخ مانگ لی تھی، عزیز احمد اور جہاں آراء ابھی سوچ میں ہی تھے کہ رابعہ کے نصیب کے دروازے پہ بھی کسی نے بہت محبت اور مان سے دستک دی تھی۔

☆☆☆

www.Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

نبیل اسی نیوز پیپر سے منسلک تھا جہاں کچھ عرصہ پہلے رابعہ نے جوائننگ دی تھی، پرکشش اور سادہ مزاج رکھنے والی رابعہ کے لئے نبیل کے دل میں بہت جلد محبت کا جذبہ پروان چڑھنے لگا تھا اور اسے کھو دینے کے خدشے کے تحت نبیل نے اسے پرپوز کیا تو رابعہ حیران رہ گئی، نبیل کی ذہانت اور اچھے اخلاق سے وہ واقف ضرور تھی مگر اس سے زیادہ اس نے کچھ اور نہیں سوچا تھا، مگر جب نبیل اپنی والدہ کو لے کر اس کے گھر آیا تو پہلی بار اس کی دھڑکنوں نے شور مچایا تھا، لائف پارٹنر کے لئے سوچا تو نبیل اس خاکے پہ پورا اترا۔

مگر اصل مسئلہ یہ تھا کہ نبیل کا تعلق مڈل کلاس فیملی سے تھا، والد کا انتقال کے بعد وہ ہی اپنی بیوہ ماں اور بہن بھائیوں کا واحد سہارا تھا، جو ابھی پڑھ رہے تھے، ان کی ذمہ داری ابھی اس کے کندھوں پر تھی، مگر جہاں آراء کو نبیل رابعہ کے لئے بہت موزوں لگا، کچھ سوچ بچار کے بعد اس رشتے کے لئے ہاں کر دی گئی، عزیز احمد اور جہاں آراء اسی سوچ میں تھے کہ رابعہ اور کرن کی شادیاں ایک ساتھ کر دیں گے۔

مگر نبیل نے ایک کورس کے سلسلے میں دو سال کے لئے ملک سے باہر جانا تھا، شادی اس کی واپسی پہ رکھی گئی، رابعہ نبیل کے نام کی انگوٹھی پہن کر اپنی چھوٹی سی دنیا میں پوری طرح مگن اور خوش رہنے لگی تھی، اسی دوران کرن کی شادی کا ہنگامہ اٹھا، اب کی بار بھی دل کھول کر خرچ کیا گیا، ہر چیز بہترین لی گئی، کرن کو بہت دھوم دھام سے رخصت کیا گیا، کرن کی رخصتی کے بعد گھر میں رابعہ ہی رہ گئی، مگر ثانیہ اور کرن کے آنے کا انتظار رہتا، انہیں فون کر کے بلایا جاتا، پھر شادی کے بعد مختلف مسئلے مسائل کو لے کر دونوں ہی آئے روز آئی ہوتیں، کرن کے دوبئی چلے جانے سے اس روٹین میں فرق ضرور پڑا مگر آج کل فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہیں، دور بیٹھا بندہ بھی نیٹ کی بدولت پاس لگتا ہے۔

مگر کتنی عجیب بات تھی کہ پیار اور توجہ لینے والے رشتے ماں باپ کا دکھ پریشانی تکلیف بانٹنے یا سمجھنے سے قطعی نا آشنا تھے، جہاں آراء اپنی ہر پریشانی، دکھ تکلیف رابعہ سے شیئر کرتیں تھیں اور اگر نہ بھی کرتیں تو رابعہ اپنی حساسیت کی وجہ سے خود ہی سمجھ جاتی تھی، جہاں آراء بھی دل ہی دل میں اس بات کو تسلیم کرتیں تھیں کہ ان کے تینوں بچوں میں رابعہ ہی ایسی ہے جو ان کی غم گسار اور ہمدرد تھی۔

دراصل ہماری زندگی میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے آگے ہم اپنا آپ بہت آرام سے اور کھل کر بیان کر سکتے ہیں، وہ ہمارا کتھارسس ہوتے ہیں، ہمارا وہ کندھا ہوتے ہیں جس پہ سر رکھ کر بہت آرام سے آنسو بہائے جا سکتے ہیں۔

اور رابعہ اپنے والدین کے لئے ایسی ہی تھی، ثانیہ اور کرن کے رخصت ہو جانے کے بعد، رابعہ غیر محسوس طریقے سے اپنے والدین کی تنہائی اور اکیلے پن کی ساتھی بن گئی تھی، باپ کے ساتھ ہر کام میں پیش پیش جیسے وہ ان کا بیٹا ہو اور جہاں آراء کی ہر پریشانی رنج اور دکھ میں اپنے مہربان ہاتھوں اور لفظوں کا مرہم رکھتی حساس دل بنی بھی تھی، یہ زندگی کا سب سے بڑا سچ ہے کہ خوشی کی نسبت دکھ اور درد میں بنے اور بنائے گئے رشتے زیادہ مضبوط اور قریب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

''اتنی جلدی مگر یہ کیسے ممکن ہے، ابھی کچھ مہینے پہلے ہی تو کرن کی شادی کر کے فارغ ہوئے ہیں اور پھر سے اتنا خرچہ کرنا ممکن نہیں ہے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جہاں آراء نے عزیز احمد کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، دراصل نبیل کے واپس آتے ہی اس کی ماں نے رخصتی کی تاریخ مانگ لی تھی، نبیل کو ایک بہت اچھے اور مشہور نیوز چینل میں جاب مل گئی تھی۔

''ہوں اب کچھ نہ کچھ کرنا تو پڑے گا ہی، ثانیہ اور کرن کو جس شان سے رخصت کیا ہے رابعہ بھی اسی کی حقدار ہے، میں اپنا ڈیفنس والا پلاٹ بیچ دیتا ہوں۔'' عزیز احمد نے سنجیدگی سے کہا تو جہاں آراء چونک کر رہ گئیں۔

''مگر وہ تو ہمارے بڑھاپے کے لئے آخری جمع پونجی ہے وہ بھی اگر بیچ دی تو۔'' جہاں آراء نے یکدم پریشان ہوتے ہوئے کہا، عزیز احمد کو ریٹائرڈ ہوئے کچھ وقت ہی ہوا تھا، پینشن کے ساتھ ساتھ مین مارکیٹ میں چڑھائی گئیں دکانوں کا کرایہ بھی آجاتا تھا، جو سیونگ تھی وہ ساری دونوں بیٹیوں کی شادی پہ لگا دی تھی، اگر جہاں آراء اعتدال اور سمجھداری سے کام لیتی تو رابعہ کی شادی بھی بہت آرام سے کی جا سکتی تھی۔

''اللہ مالک ہے بیگم، یہ ہمیں پہلے سوچنا چاہیے تھا، ہمارے مذہب میں اسی لئے بے جا اصراف سے منع کیا گیا ہے۔'' عزیز احمد نے ڈھکے چھپے لفظوں میں انہیں کوتاہی کا احساس دلایا تو وہ سر جھٹک کر رہ گئیں۔

''آپ کو کیا پتہ آج کل کے لوگوں کی ڈیمانڈ اور نخروں کا۔'' جہاں آراء نے لاپرواہی سے کہا تو عزیز احمد خاموشی سے اخبار کھول کر بیٹھ گئے۔

☆☆☆

مگر ہر بار کی طرح اس بار بھی رابعہ نے اپنے والدین کی پریشانی کو بانٹ لیا تھا، اس نے نبیل کے سامنے سادگی سے شادی کرنے کا مطالبہ رکھا جسے اس نے کھلے دل سے مان لیا اور جب نبیل کی ماں نے بھی یہی بات عزیز احمد سے کہی تو وہ تذبذب کا شکار ہو گئے، مگر ان کی یقین دہانی اور اصرار پہ بالآخر مان گئے۔

رابعہ کی شادی بھی روایتی رسم و رواجوں مگر سادگی کے ساتھ سرانجام پا گئی، رابعہ اپنی زندگی میں بہت خوش اور مگن تھی، نبیل بہت اچھی اور نفیس طبیعت کا مالک تھا، شادی کے بعد اس کی پرموشن ہو گئی، زندگی معمول کے مطابق چلنے لگی تھی، افرا کی آمد نے ان کی زندگی کو خوبصورت اور مکمل کر دیا تھا۔

☆☆☆

''افرا اور نبیل کے ساتھ تم بھی آجاؤ رہنے کے لئے، ثانیہ اور کرن بھی آئی ہوئیں ہیں اپنے بچوں کے ساتھ۔'' جہاں آراء نے فون پہ رابعہ سے کہا تھا۔

''نہیں امی، نبیل کچھ بزی ہیں اس ویک اینڈ پہ مگر انشاء اللہ کچھ دنوں تک چکر لگاؤں گی۔'' رابعہ نے سمجھداری سے بات بنائی تھی۔

''پتا نہیں ایسی کون سی مصروفیت ہیں نبیل کی جو ختم ہونے میں نہیں آتیں، سچ ہے کہ شادی کے پانچ سال گزر جانے کے باوجود بھی نبیل ہم میں گھل مل نہیں سکا ہے، جسے شجاع اور احتشام ہیں۔'' جہاں آراء نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بالکل نہیں سوچا تھا کہ رابعہ کے دل پہ کیا گزری ہوگی۔

''خیر افرا کے لئے بہت دل اداس ہے میرا، اسے پیار کرنا میری طرف سے۔'' جہاں آراء نے بات سمیٹتے ہوئے فون بند کر دیا تھا، رابعہ نے گہرے سانس لے کر پاس بیٹھی گڑیا سے کھیلتی تین سالہ افرا کو پیار کیا تھا اور اس کو دیکھتی کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی تھی، نبیل کے ساتھ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گزرے پانچ سال ایک حسین خواب کی طرح تھے، نبیل محبت اور عزت کے تمام تقاضوں کو بخوبی نبھانا جانتا تھا اور جواباً رابعہ وفا اور ایثار کے سب رنگوں میں ڈھلی اس کی زندگی کو سجاتی رہی، نند کی شادی اور چھوٹے دیور کے ہائر اسٹڈی کے لئے امریکہ جانے میں رابعہ کے خلوص اور ایثار کا مکمل ہاتھ تھا، ساس کے ساتھ احترام اور عزت کا جو رشتہ اول روز بنا وہ آج تک نبھاتی آئی تھی۔

نبیل سنجیدہ ضرور تھا مگر بہت نرم اور دوستانہ مزاج رکھتا تھا مگر آج بھی سسرال میں وہ کیوں گھل مل نہیں پایا تھا وجہ تھی وہی نظر اندازی، جس کی رابعہ تو عادی تھی مگر نبیل نے بہت خاموشی سے خود کو پیچھے کر لیا تھا۔

شجاع اور احتشام کے لئے ان کا سسرال بعد میں بنا تھا پہلے سے اس گھرانے سے واقف تھے اور ملنا ملانا لگا رہتا تھا، اس لئے وہ کسی بات یا چیز میں حصہ لینا حق سمجھتے تھے، پھر ثانیہ اور کرن بھی توجہ لینا بخوبی جانتی تھیں، رابعہ ایسے سب طریقوں سے لاعلم تھی اسی لئے نبیل کو بھی وہ عزت اور مقام نہیں دلا سکی جس کا وہ حقدار تھا۔

نبیل سیلف میڈ اور خود دار مرد تھا، اس نے تنگ ذہن مردوں کی طرح بیوی کو ملامت کرنے کے بجائے بہت سمجھداری اور طریقے سے منظر عام سے ہٹ گیا اس بات کو رابعہ بہت اچھی طرح سمجھ گئی تھی مگر دل میں مشکور ہونے کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتی تھی، یہاں تک تو سب ٹھیک تھا مگر جب افرا اس کی زندگی میں آئی تو رابعہ نے اپنی بیٹی کو اس تکلیف سے بچانے کے لئے میکے جانا ہی بہت کم کر دیا، مگر قدرتی بات تھی کہ افرا اپنی معصومیت اور من موہنی صورت کی وجہ سے سب کی محبت اور توجہ لے لیتی تھی، ثانیہ آپی کے تین نٹ کھٹ اور ضدی بچے بھی آتے بہت ادھم مچاتے تھے یہ ہی حال کرن کی دونوں بیٹیوں کا بھی تھا، اسی لئے افرا خود بخود سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی، رابعہ جس نے ساری زندگی ہر چیز میں خود کو دونوں بہنوں سے پیچھے دیکھا تھا اور ہمیشہ سمجھوتہ کرتی آئی تھی مگر جب ماں بنی تو اپنی اولاد کے لئے سمجھوتہ کرنا مشکل لگا، اسی لئے اپنے لاشعور میں چھپے خوف کی وجہ سے وہ افرا کو بہت کم کم ننھیال لے کر جاتی تھی، مگر قدرت کی طرف سے ہی ایسا انتظام ہوا کہ اسے مجبوراً کچھ دنوں کے لئے افرا کو اپنے والدین کے پاس چھوڑنا پڑا تھا اور یہ اصرار بھی جہاں آراء بیگم نے کیا تھا، نبیل اور رابعہ کو عمرہ پہ جانے کی سعادت مل رہی تھی مگر افرا کو ساتھ لے جانے میں کچھ مسائل تھے اس لئے اسے یہاں چھوڑنا پڑا۔

نبیل اور رابعہ عمرے کے لئے سعودی عرب روانہ ہوئے تو جانے سے پہلے جہاں آراء بیگم کے بے حد اصرار پر افرا کو ان کے پاس چھوڑ گئے، کیونکہ نبیل کی ماں خود بوڑھی اور بیمار رہتی تھیں، وہ پندرہ دنوں کے لئے اپنی بہن کے گھر رہنے کے لئے چلی گئیں تھیں، نند شادی شدہ اور دوسرے شہر میں رہائش پذیر تھی جبکہ دیور ملک سے باہر تھا۔

جانے سے ایک رات پہلے رابعہ، نبیل اور افرا کو لے کر عزیز احمد کے گھر آئے، صبح چار بجے کی فلائٹ تھی ان کی۔

نبیل اور عزیز احمد لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، جبکہ رابعہ افرا کے ساتھ کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی، جب جہاں آراء اس کے پاس آئیں۔

''ساری تیاری مکمل ہو گئی ہے تمہاری؟''

جہاں آراء نے ان دونوں کے پاس بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے پاؤں بھی اوپر رکھ لئے تھے اور اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاتھوں سے آہستہ آہستہ پاؤں دبانے لگیں۔
''جی امی! سب تیاری مکمل ہے، آپ بہت تھک گئی ہیں ناں۔'' رابعہ نے ہمدردی سے ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا، آج ثانیہ اور کرن اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ آئیں ہوئیں تھیں اور کچھ دیر پہلے ہی واپس گئیں تھیں۔
''ہاں اب اس عمر میں اتنی بھاگ دوڑ نہیں ہوتی ہے۔'' جہاں آراء نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔
''اوہو امی پھر تو میں زیادتی کر رہی ہوں افرا کو آپ کے پاس چھوڑ کر، آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی اور یہ آپ کو تنگ کرے گی۔'' رابعہ نے ماں کی تکلیف پہ بے چین ہوتے ہوئے کہا تو جہاں آراء اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئیں، اتنی ہمدردی اور فکر کبھی ثانیہ یا کرن نے نہیں کی تھی، وہ نرمی سے مسکرا دیں اور پیار سے افرا کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں تھیں۔
''تمہیں اتنی بڑی سعادت مل رہی ہے فضول کی باتیں مت سوچو اور ویسے بھی سچ پوچھو تو افرا میرے سب نواسی نواسوں میں بہت سمجھدار، معصوم اور صابر بچی ہے، بالکل اپنی ماں کی طرح۔'' جہاں آراء کے کہنے پہ رابعہ نے حیرت سے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا، تو جہاں آراء اس کی حیرانی سمجھ کر مسکرا دی تھیں، پھر اثبات میں سر ہلا کر بولیں تھیں۔
''ہاں رابعہ، مجھے بہت اچھی طرح اندازہ ہے کہ میں نے ہمیشہ تمہیں بہت سی جگہوں اور موقعوں پہ نظر انداز کیا ہے باوجود اس کے کہ تم نے کبھی مجھے بے جا تنگ نہیں کیا تھا، ضد نہیں کی تھی، بلکہ میری پریشانی کا خیال کر کے تم خود بخود اپنی ضد چھوڑ دیتی تھی، میں اکثر تمہاری سمجھداری اور صبر پہ حیران ہوتی تھی مگر کبھی کچھ کر نہیں پاتی تھی، شاید یہ دنیا کا اصول ہے کہ جو دبتا ہوا سے دنیا اور دباتی ہے۔'' جہاں آراء نے دھیرے سے کہا تو رابعہ چند لمحے تک ماں کے چہرے کو دیکھتی رہی، ماں کو اس سے محبت تو ہمیشہ سے تھی مگر ماں نے اس کے حصے کی محبت اور توجہ اسے نہیں دی تھی بلکہ باقی بچوں میں بانٹ دی تھی اور ایک محبت کے ہوتے ہوئے ایک رشتے کے ہوتے ہوئے بھی اس سے محروم رہنا، کتنا بڑا دکھ اور اذیت ہوتی ہے کہ یہ کوئی تب تک نہیں سمجھ سکتا ہے جب تک وہ خود اس دور کا ذائقہ نہ چکھے۔
''جبکہ امی میرا دل چاہتا تھا کہ میں بھی ثانیہ آپی اور کرن کی طرح آپ سے ضد کروں اور آپ بھی سب کو چھوڑ کر صرف میری باتیں سنیں، صرف مجھے توجہ دیں، امی آپ جانتی ہیں ناں کہ ایک بچے کے لئے ماں اس کائنات میں پہلا تعارف، پہلا رشتہ ہوتی ہے، وہ ماں جو بچے کو ہمیشہ خود میں چھپانے، خود سے لگانے کی کوشش میں لگی رہتی ہے، ماں کالمس، کیسا جادو ہے، اپنے اندر کتنی تاثیر رکھتا ہے، کیسے ہر دکھ درد کو مٹا دیتا ہے اس جادو کا، اس تاثیر کا، اس مرہم کو کوئی نعم البدل نہیں ہوتا ہے امی اور دنیا کی ساری محبتیں پا کر بھی اس ایک کمی کا ازالہ نہیں ہوتا ہے۔'' رابعہ نے آزردگی سے کہتے ہوئے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا تھا، جہاں آراء اس کے لہجے کی تھکن اور مایوسی پہ گنگ رہ گئیں تھیں، وہ ایسے انکشاف کی زد میں تھیں جہاں ان کی ساری ہستی داؤ پہ لگ چکی تھی، انہوں نے ماں ہونے کا کیسا تاوان لیا تھا اپنی ہی اولاد سے، اگر اب حساب کرنے بیٹھتی تو روح لرز اٹھتی تھی، جبکہ ان کی گود میں سر رکھے، رابعہ اتنے سالوں کے قید آنسو بہا رہی تھی۔
''امی نجانے کیوں محبت کے معاملے میں میرا دل اب حریص ہونے لگا ہے شاید ساری

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

زندگی خود سے آگے چلنے والے صبر کرنے والے جب ٹوٹتے ہیں تو اس طرح کہ پھر کوئی انہیں یکجا نہیں کر پاتا ہے، امی یقین کریں، صدیوں کا یہ بوجھ یہ تھکن سب سے بڑی اور تکلیف دہ ہوتی ہے کبھی کبھی میرا شدت سے یہ دل چاہتا ہے کہ میرے بچپن میری جوانی میری اس عمر سے سمجھداری، صابر کا ٹیگ اتر جائے اور میں بھی عام بچوں کی طرح ہی ہوتی، ضد کرنے والی، لڑتی، روتی اور اپنی منوا لینے والی۔'' رابعہ کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھیں جو جہاں آراء کی سماعتوں کو زخمی کر رہی تھیں ان کے لب بے ساختہ تھرتھرائے تھے۔

''رابعہ!''

''پلیز امی، آج تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی، مجھے یہ محسوس کر لینے دیں کہ اس گود کی نرمی اس کی گرمی کیا ہوتی ہے، ماں کے ہاتھوں کا لمس مجھے اپنے بالوں میں محسوس کر لینے دیں، ماں کے بوسہ کی خوشبو میرے ماتھے پہ ثبت ہونے دیں، پلیز امی میری پیاس بہت بڑھ چکی ہے، اب اور خود سے لڑنے کی ہمت نہیں رہی مجھ میں، آج چاہے کچھ دیر کے لئے ہی سہی مگر آج مجھے یہاں سے ہٹانے والا کوئی نہیں ہے، نہ ثانیہ آپی، نہ کرن اور نہ آپ کی کوئی مجبوری، بس میں ہوں اور آپ ہیں امی، آپ صرف میری امی ہیں ناں، اتنے سالوں سے بھی اپنا حق نہیں مانگا ہے، آج یہ لمحہ مجھے دے دیں پلیز۔'' رابعہ نے بچوں کی معصومیت سے سوال کیا تو جہاں آراء کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے بالوں اور چہرے پہ گرنے لگے اور انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ماتھا چوما تھا، کبھی کبھی ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا ہے اور ہم اپنے بچوں سے ان کا معصوم بچپن چھین لیتے ہیں، جو بچہ بچپن میں جتنا حساس اور سمجھدار ہوتا ہے اسے توجہ اور پیار کی ضرورت بھی اتنی زیادہ ہی ہوتی ہے، جیسے بہت نازک چیزوں کی حفاظت زیادہ کرنی پڑتی ہے بالکل اسی طرح بچوں کی ذہنی تربیت اور نگہداشت کا بھی خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔

اور قربانی اور صبر والدین کا وطیرہ ہونا چاہیے بچوں کی تربیت میں نہ کہ بچوں سے ہی ہر بات اور چیز پہ قربانی مانگ لی جائے جو انہیں اپنی عمر سے آگے لے جا کر کھڑا کر دیتی ہے، ان کے اندر ایسی محرومی اور پیاس جگا دیتی ہے جو پھر دنیا کی کسی چیز سے نہیں بجھتی ہے، بچپن کی محرومیوں کا ازالہ کسی عمر میں بھی نہیں ہونا چاہے ہم کچھ بھی بن جائیں، چاہے کچھ بھی پالیں، جیسے رابعہ جو بظاہر بہت مضبوط اور متوازن شخصیت کی مالک تھی، جسے زندگی میں کامیابی بھی ملی اور نبیل کی محبت بھی، اولاد کی نعمت بھی، مگر پھر بھی وہ اپنے اندر کی پیاس اور طلب کو نہیں مٹا سکی تھی، دراصل ماں اور باپ کی محبت فطرت میں شامل ہوتی ہے اور اس لئے اس طرف سے کمی، دراصل ذات کو ہی ادھورا بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

''دن کتنی جلدی گزر گئے، پرسوں وہ لوگ واپس بھی آ جائیں گے اور افرا کو لے جائیں گے، ہم کتنے اداس اور اکیلے ہو جائیں گے۔'' عزیز احمد نے کھلونوں سے کھیلتی افرا پہ محبت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا، تو چائے کے کپ میز پہ رکھتی جہاں آراء نرمی سے مسکرا دیں تھیں۔

''ہاں یہ تو ہے، افرا کے ساتھ دن گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا ہے مگر خیر سے اس کے والدین آئیں میں تو رابعہ سے بھی بہت اداس ہو گئیں ہوں وہ دور گئی ہے تو اندازہ ہوا ہے کہ کتنی احساس اور ہمدرد ہے وہ، یہاں تھی تو کبھی فون کر کے کبھی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میسج کر کے بار بار پوچھتی تھی امی دوائی لے لی؟ اپنی شوگر اور بی پی روز چیک کروائیں، زیادہ کام مت کریں تھک جائیں گی، گرمی ہے کچن میں مت جائیں۔'' اس طرح ہدایت دیتی اور فکر کرتی تھی جیسے میں نہیں وہ میری ماں ہو، جہاں آراء نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو عزیز احمد نے بھی تائید کی تھی۔

''ٹھیک کہہ رہی ہو بیگم، مجھے بھی صبح فجر کے وقت صبح بخیر کے میسج پھر پوچھنا ابو واک پہ گئے تھے، گاڑی ضرور مکینک کو چیک کرواتے رہا کریں، اپنے کولیسٹرول کا خیال رکھیں کوئی چکنائی والی چیز نہیں کھانی، اچھا اخبار کی وہ خبر؟ نیوز چینل کا وہ ٹاک شو۔'' عزیز احمد نے بھی مسکرا کر حصہ ڈالا تھا۔

''میں نے رابعہ کے کالم پڑھے تھے مجھے اندازہ ہی نہیں تھا میری بیٹی اتنی قابل اور لائق ہے اور لوگ بہت شوق سے اسے پڑھنا چاہتے ہیں۔'' عزیز احمد نے کچھ یاد آنے پہ کہا تھا، شادی کے بعد رابعہ نے جاب تو چھوڑ دی تھی مگر اسی اخبار میں کالم ضرور لکھتی تھی، جو بہت پسند کیے جاتے تھے۔

''ہاں یہ تو ہے، ہمیں کبھی اندازہ ہی نہیں ہو سکا۔'' جہاں آراء نے بھی دھیمی آواز میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کیا تھا۔

''مگر اب ہم اپنی ساری غلطیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ کریں گے۔'' جہاں آراء نے پر عزم لہجے میں کہا تھا تو عزیز احمد سر ہلا کر رہ گئے تھے، مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، اسی رات تیز رفتاری کے باعث پیش آنے والے کار حادثے میں رابعہ اور نبیل کی موقع پہ ہی ڈیتھ ہو گئی، وہ دونوں واپس آئے تو سہی مگر تابوت میں بند ہو کر ایک کہرام تھا جو ہر طرف مچ گیا تھا، ایک قیامت تھی جو آئی اور گزر بھی گئی پیچھے رہ گئے افسوس دکھ اور پچھتاوے۔

☆☆☆

افرا کی ذمہ داری ننھیال نے اٹھالی، کیونکہ ددھیال میں کوئی نہیں تھا جو تین سال کی بچی کو سنبھال سکتا، وقت نے عجیب چال چلی تھی، رابعہ جیسے کبھی اس گھر میں اس کا جائز حق اور پیار نہیں ملا تھا، اسی کی بیٹی افرا کو نانا نانی اور خالاؤں کی محبت اور توجہ سب سے زیادہ ملی، سب اپنی اپنی جگہ پہ دکھ اور پچھتاوے کے احساس کے زیر اثر افرا پہ جان لٹانے لگے، وہ سب کی آنکھ کا تارا اور چہیتی تھی، عزیز احمد اور جہاں آراء کی جان تھی اس میں، اس کے سامنے انہیں کوئی نظر نہیں آتا تھا حتی کہ ثانیہ کرن اور ان کے بچے بھی، جس پہ کبھی کبھی دونوں جھنجلا سی جاتیں تھیں، مگر پھر کچھ سوچ کر چپ بھی کر جاتیں تھیں ان دونوں نے ساری عمر صرف لیا تھا، اب دینے کی باری آئی تھی۔

افرا کی ہر بات ہر فرمائش کو سر آنکھوں پہ بٹھایا گیا تھا مگر اس کے باوجود وہ بگڑی نہیں تھی، افرا کی سکولنگ سے لے کر زندگی کے ہر میدان میں سب سے آگے اور پیش پیش، جہاں آراء ہوتی تھیں اور اسی وجہ سے آج افرا فائن آرٹ کی دنیا کا روشن اور چمکتا ہوا ستارہ بن کر ابھر رہی تھی۔

☆☆☆

اور افرا کی ہر کامیابی خوشی کے ساتھ جہاں آراء کو ایسا لگتا تھا جیسے وہ رابعہ کے ساتھ کی گئی زیادتی کا کفارہ ادا کر رہی ہیں۔

رابعہ کے ساتھ گزری وہ آخری رات ان کی ساری زندگی پہ بھاری تھی، اس کے لہجے کی حسرت، تڑپ، آج بھی ان کے اندر گونجتی تھی۔

جب جب افرا پیار سے ان کے گلے میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بازو ڈال کر کہتی تھی کہ ”آپ دنیا کی بیسٹ نانو ہیں۔“ تو جہاں آراء آزردگی سے مسکرا دیتی، مگر ان کے دل میں ہوک اٹھتی تھی کہ کاش رابعہ نے بھی یہ کہا ہوتا کہ آپ دنیا کی بہترین ماں ہیں۔

شاید رابعہ اپنی محبت میں کہہ بھی دیتی مگر ان کا دل، ان کا ضمیر جانتا تھا کہ سچ کیا ہے، وہ کوتاہی کی مرتکب ضرور ہوئیں تھیں مگر جو سبق جو سزا رابعہ کی جدائی کی صورت میں ملا تھا وہ بہت کڑا تھا، زندگی میں موت جیسا تھا۔

جیسا لوگ ملنے ملانے والے افرا کی سب دوستیں حسرت اور رشک بھری نظروں سے عزیز احمد اور جہاں آراء کو دیکھتیں سراہتی تھیں اور تعریفیں کرتیں تھیں۔

اور یہ ستائش یہ تعریف جہاں آراء کو ایک نئے دکھ سے دوچار کر دیتا تھا، وہ پچھلے کتنے سالوں سے احتساب کے کٹہرے میں کھڑی تھیں، احتساب کا تو ایک لمحہ بھی سخت تکلیف دہ اور اذیت ناک ہوتا ہے اور انہوں نے پوری عمر اسی میں گزار دی تھی۔

افرا کی ہر خوشی، اس کی مسکراہٹ، اس کی کامیابی، جہاں آراء کی ہر اس زیادتی کا کفارہ تھی جو وہ رابعہ کے ساتھ کرتی رہیں تھیں اور ایسے کفارے ادا کرنا کبھی آسان نہیں ہوتا ہے، سزا سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے ایسا کفارہ جو کسی بھی اپنے بہت پیارے کی جدائی میں ادا کیا جائے۔

جہاں آراء بھی تو اسی درد اسی اذیت سے ہر روز گزرتی تھیں اور اس اذیت اس درد کا مرہم تھی افرا، رابعہ کی افرا، اور ان کے دل کو یہ اطمینان ضرور تھا کہ رابعہ کی روح اپنی بیٹی کو خوش اور مطمئن دیکھ کر شاد رہتی ہوگی اور رابعہ کی خوشی کا تصور اور خیال ہی جہاں آراء کو امید اور خوش کے کئی رنگ دے دیتا تھا، مگر ان کا شیشہ جان پچھتاؤں اور دکھ کے آنسوؤں سے نم ہی رہتا تھا۔

☆☆☆

اچھی کتابیں
پڑھنے کی عادت ڈالیں

ابن انشاء
اردو کی آخری کتاب
خمار گندم
دنیا گول ہے
آوارہ گرد کی ڈائری
ابن بطوطہ کے تعاقب میں
چلتے ہو تو چین کو چلیے
نگری نگری پھرا مسافر
خط انشاء جی کے
اس بستی کے اک کوچے میں
چاند نگر
دل وحشی
آپ سے کیا پردہ

ڈاکٹر مولوی عبد الحق
قواعد اردو
انتخاب کلام میر

ڈاکٹر سید عبد اللہ
طیف نثر
طیف غزل
طیف اقبال

لاہور اکیڈمی
چوک اردو بازار لاہور
فون: 042-37321690, 3710797

www.Paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY